تذکرہ

مجموعہ

الہامات، کشوف و رؤیا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ایڈیشن اول ۱۹۳۵ء

ایڈیشن دوم ۱۹۶۵ء

ایڈیشن سوم ۱۹۶۹ء

ایڈیشن چہارم ۲۰۰۴ء

کتابت .... حمیدالدین کاتب

پیسٹنگ .... سلطان احمد شاہد

مطبع .... ضیاءالاسلام پریس ربوہ۔ پاکستان

تعلقِ کامل رکھتا ہے..... پس جاننا چاہیئے کہ اِس جگہ ایک ہی دل میں ایک حالت اور نیّت کے ساتھ دوؔ قسم کا رجوع پایا گیا ایک خدائے تعالیٰ کی طرف جو وجودِ قدیم ہے اور ایک اُس کے بندوں کی طرف جو وجودِ مُحدَث ہے اور دونوں قسم کا وجود یعنی قدیم اور حادث ایک دائرہ کی طرح ہے جس کی طرف اعلیٰ وجوب اور طرف اسفل امکان ہے۔ اب اُس دائرہ کے درمیان میں انسان کامل بوجہ دُنُوّ اور تدلّی کے دونوں طرف سے اِتّصال مُحکم کرکے یُوں مثالی طور پر صورت پیدا کرلیتا ہے جیسے ایک وتر دائرہ کے دوؔ قوسوں میں ہوتا ہے یعنی حق اور خلق میں واسطہ ٹھہر جاتا ہے۔ پہلے اس کو دُنُوّ اور قُربِ الٰہی کی خلعتِ خاص عطا کی جاتی ہے اور قُرب کے اعلیٰ مقام تک صعود کرتا ہے اور پھر خلقت کی طرف اُس کو لایا جاتا ہے۔ پس اس کا وہ صعود اور نزول دوؔ قوس کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے اور نفس جامع التعلّقین انسانِ کامل اُن دونوں قوسوں میں قابِ قوسین کی طرح ہوتا ہے اور **قاب** عرب کے محاورہ میں کمان کے چِلّہ پر اطلاق پاتا ہے۔

پس آیت کے بطور تحت اللّفظ یہ معنے ہوئے کہ نزدیک ہؤا یعنی خدا سے۔ پھر اُترا یعنی خلقت پر۔ پس اپنے اِس صعود اور نزول کی وجہ سے **دوؔ قوسوں کے لئے ایک ہی وتر ہوگیا۔**

اور چونکہ اُس کا مُرد بخلق ہونا چشمۂ صافیہ تخلّق باخلاق اللہ سے ہے اِس لئے اُس کی توجہ بمخلوق توجہ بخالق کے عین ہے یا یُوں سمجھو کہ چونکہ مالکِ حقیقی اپنی غایت شفقت علی العباد کی وجہ سے اِس قدر بندوں کی طرف رجوع رکھتا ہے کہ گویا وہ بندوں کے پاس ہی خیمہ زن ہے۔ پس جبکہ سالک سیر اِلی اللہ کرتا کرتا اپنی کمال سیر کو پہنچ گیا تو جہاں خدا تھا وہیں اُس کو لَوٹ کر آنا پڑا۔ پس اِس وجہ سے کمال دُنُوّ یعنی قُربِ تام اُس کی تدلّی یعنی ہبوط کا موجب ہوگیا۔"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۹۲ تا ۴۹۶ حاشیہ در حاشیہ ۳
روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۶ تا ۵۹۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء

يُحْيِ الدِّيْنَ وَيُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ

زندہ کرے گا دین کو اور قائم کرے گا شریعت کو

يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ[1] اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَّدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔

اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تُو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنّت میں یعنی نجاتِ حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ مَیں نے اپنی طرف سے سچائی کی رُوح تجھ میں پھُونک دی ہے۔

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِن الہامات کی تشریح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔ "مریم سے مریم اُمّ عیسےٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اِس جگہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور ایسا ہی اِن الہامات کے تمام مقامات